نقد و نظر — ڈاکٹر حافظ محمد اسحٰق زاہد

مسئلہ تراویح اور سعودی علماء

مکہ مکرمہ کی مسجد حرام میں ۲۰ تراویح کے بارے میں اکثر و بیشتر سوال کیا جاتا ہے کہ جب نبی کریم ﷺ کی سنت آٹھ سے زیادہ تراویح نہیں ہیں، تو پھر بیت اللہ میں اس پر عمل کیوں نہیں کیا جاتا۔ ایک طرف سعودی عرب کی تمام مساجد میں جو اکثر و بیشتر حکومت کے ہی زیر نگرانی ہیں، آٹھ تراویح پڑھی جاتی ہیں، پھر بیت اللہ میں کیوں ۲۰ تراویح پڑھائی جاتی ہیں؟ تراویح کے بارے میں سعودی عرب کے جید علما کا موقف کیا ہے؟ زیر نظر مضمون میں اسی مسئلہ کو زیر بحث بنایا گیا ہے۔ ح م

① صحیح بخاری میں مروی ہے کہ ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن نے حضرت عائشہؓ سے پوچھا: رمضان میں رسول اللہ ﷺ کی نماز کیسے تھی؟ تو انہوں نے جواباً کہا:

"ما كان يزيد في رمضان ولا في غيره على إحدى عشرة ركعة"

(صحیح بخاری: ۲۰۱۳)

''رسول اللہ ﷺ رمضان میں اور دیگر مہینوں میں گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔''

② حضرت جابر بن عبد اللہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں رمضان میں آٹھ رکعات اور وتر پڑھائے، اگلی رات آئی تو ہم جمع ہوگئے، اور ہمیں امید تھی کہ آپؐ گھر سے باہر نکلیں گے لیکن ہم صبح تک انتظار کرتے رہ گئے۔ پھر ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس سلسلے میں بات کی تو آپؐ نے فرمایا: مجھے خطرہ تھا کہ کہیں تم پر فرض نہ کر دیا جائے۔''

(صحیح ابن خزیمہ: ۱۰۷۰، ابن حبان ۲۴۰۱، ابو یعلی ۳/۳۳۶، صحیح بخاری ۲۰۱۲)

اس حدیث کی سند کو شیخ البانیؒ نے تخریج صحیح ابن خزیمہ میں حسن قرار دیا ہے، اس کے راوی عیسیٰ بن جاریہ پر کچھ محدثین نے جرح کی ہے جو مبہم ہے، اور اس کے مقابلے میں ابو زرعہؒ اور ابن حبانؒ نے اس کی توثیق کی ہے، لہٰذا اسے جرحِ مبہم پر مقدم کیا جائے گا۔

③ امام مالک نے سائب بن یزید سے روایت کیا ہے کہ ''حضرت عمرؓ نے اُبی بن کعبؓ

اور تمیم داریؓ کو گیارہ رکعات پڑھانے کا حکم دیا۔'' (موطأ: ۱/۱۳۷، مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۳۹۱)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ

① رسول اللہ ﷺ کی رمضان اور دیگر مہینوں میں رات کی نماز گیارہ رکعات تھی۔

② یہی گیارہ رکعات آپ ﷺ نے رمضان میں صحابہ کرامؓ کو بھی با جماعت پڑھائیں۔

③ پھر جب حضرت عمرؓ نے نمازِ تراویح کے لئے لوگوں کو جمع کیا، تو اُنہوں نے بھی دو صحابہ کرام اُبی بن کعبؓ اور تمیم داریؓ کو گیارہ رکعات ہی پڑھانے کا حکم دیا۔

تراویح ہی ماہِ رمضان میں تہجد ہے

حضرت ابوذرؓ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ رمضان کے روزے رکھے، آپؐ نے اس دوران ہمیں قیام نہیں کرایا، یہاں تک کہ صرف سات روزے باقی رہ گئے، چنانچہ آپؐ نے ۲۳ کی رات کو ہمارے ساتھ قیام کیا، اور اتنی لمبی قراءت کی کہ ایک تہائی رات گزر گئی، پھر چوبیسویں رات کو آپ ﷺ نے قیام نہیں پڑھایا، پھر پچیسویں رات کو آپؐ نے قیام پڑھایا، یہاں تک کہ آدھی رات گزر گئی، پھر چھبیسویں رات گذر گئی اور آپؐ نے قیام نہیں پڑھایا، پھر ستائیسویں رات کو آپؐ نے اتنا لمبا قیام پڑھایا کہ ہمیں سحری فوت ہو جانے کا خطرہ پیدا ہو گیا۔'' (سنن ترمذی: ۸۰۶ حسن صحیح، سنن ابی داود: ۱۳۷۵، ابن خزیمہ: ۲۲۰۶)

تو اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ ﷺ نے رمضان میں نمازِ تراویح پر ہی اکتفا کیا اور اس کے بعد نمازِ تہجد نہیں پڑھی، کیونکہ سحری تک تو آپ ﷺ نمازِ تراویح ہی پڑھاتے رہے، اور اگر اس میں اور نمازِ تہجد میں کوئی فرق ہوتا یا دونوں الگ الگ نمازیں ہوتیں تو آپ ﷺ تراویح کے بعد تہجد پڑھتے۔ لہٰذا رمضان میں تراویح ہی نمازِ تہجد ہے، اور عام دنوں میں جسے نمازِ تہجد کہتے ہیں وہی نماز رمضان میں نمازِ تراویح کہلاتی ہے، یہی وجہ ہے کہ محدثین نے حضرت عائشہؓ کی (پہلی) حدیث کو کتاب التراویح میں روایت کیا ہے، اس لئے اس سے نمازِ تہجد مراد لینا، اور پھر اس میں اور نمازِ تراویح میں فرق کرنا قطعاً درست نہیں۔

کیا حضرت عمرؓ نے بیس تراویح پڑھانے کا حکم دیا تھا؟

ہم نے موطأ اور مصنف ابن ابی شیبہ کے حوالے سے سائب بن یزید کا یہ اثر نقل کیا ہے کہ

حضرت عمرؓ نے اُبی بن کعبؓ اور تمیم داریؓ کو گیارہ رکعات پڑھانے کا حکم دیا تھا۔ امام مالکؒ نے جہاں یہ اثر روایت کیا ہے، اس کے فوراً بعد ایک دوسرا اثر بھی لائے ہیں جس کے الفاظ یہ ہیں کہ یزید بن رومان کا کہنا ہے کہ لوگ عہدِ عمرؓ میں ۲۳ رکعات رمضان میں پڑھا کرتے تھے۔ (موطا:۱/۱۳۷) لیکن یہ دوسرا اثر منقطع یعنی ضعیف ہے، کیونکہ اس کے راوی یزید بن رومان نے عہدِ عمرؓ کو پایا ہی نہیں، اور اگر اسے صحیح مان بھی لیا جائے تو تب بھی پہلا اثر راجح ہوگا کیونکہ اس میں یہ ہے کہ حضرت عمرؓ نے دو صحابیوں کو گیارہ رکعات پڑھانے کا حکم دیا تھا، جبکہ دوسرے اثر میں یہ ہے کہ لوگ عہدِ عمرؓ میں ۲۳ رکعات پڑھا کرتے تھے۔ تو جس کام کا عمرؓ نے حکم دیا، وہی راجح ہوگا، کیونکہ وہ سنت کے مطابق ہے۔

نوٹ: حضرت عمرؓ کے متعلق بیس تراویح والے تمام آثار ضعیف ہیں اور ان میں سے کوئی ایک بھی صحیح ثابت نہیں۔

خلاصۂ کلام

گزشتہ مختصر بحث سے معلوم ہوا کہ نمازِ تراویح کے سلسلے میں رسول اکرم ﷺ کی صحیح سنت گیارہ رکعات ہے، اور حضرت عمرؓ نے بھی اسی سنت کو زندہ کیا اور گیارہ رکعات کا التزام کیا۔ جہاں تک کچھ ائمہ کرام کا یہ موقف ہے کہ نمازِ تراویح گیارہ سے زیادہ رکعات بھی پڑھی جاسکتی ہے، تو یہ اس بنا پر نہیں کہ زیادہ رکعات سنتِ نبویؐ سے ثابت ہیں، بلکہ محض اس بنا پر کہ چونکہ یہ نماز نفل ہے، اور نفل میں کمی بیشی ہوسکتی ہے، اس لئے گیارہ سے زیادہ بیس یا اس سے بھی زیادہ رکعات پڑھی جاسکتی ہیں، اور ہمارا خیال ہے کہ کم از کم اتنی بات پر تو سب کا اتفاق ہے، اختلاف صرف اس چیز میں ہے کہ سنت اور افضل کیا ہے؟ تو جب یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ چکی کہ آپ ﷺ گیارہ رکعات ہی پڑھا کرتے تھے اور رات کی جو نفل نماز عام دنوں میں آپؐ پڑھا کرتے تھے، وہی نماز رمضان میں تراویح کہلاتی ہے، تو یقینی طور پر نمازِ تراویح کے مسئلے میں سنتِ رسول ﷺ گیارہ رکعات ہی ہے، باقی نفل سمجھ کر کوئی شخص اگر گیارہ سے زیادہ پڑھتا ہے تو اس پر کوئی نکیر نہیں ہونی چاہئے، البتہ اسے سنت تصور نہیں کیا جاسکتا، اور اسی موقف کو شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے اور سعودی علما نے بھی اختیار کیا ہے۔

مسئلہ تراویح اور سعودی علما

سعودی علما کا مسئلہ تراویح میں بالکل وہی موقف ہے جسے ہم نے مندرجہ بالا سطور میں ذکر کیا ہے، جیسا کہ ان کی تصریحات حسبِ ذیل ہیں:

❶ شیخ ابن بازؒ

"والأفضل ما كان النبيﷺ يفعله غالبًا وهو أن يقوم بثمان ركعات يسلم من كل ركعتين، ويوتر بثلاث مع الخشوع والطمأنينة وترتيل القراء ة، لما ثبت فى الصحيحين من عائشة رضى الله عنها قالت: كان رسول الله ﷺ لا يزيد في رمضان ولا في غيره على إحدى عشرة ركعة......"

(فتاوٰى اللجنة الدائمة ۲۱۲/۷)

''اور افضل وہ ہے جو نبیﷺ اکثر و بیشتر کرتے تھے، اور وہ یہ کہ انسان آٹھ رکعات پڑھے، اور ہر دو رکعت کے بعد سلام پھیرے، پھر تین وتر ادا کرے اور پوری نماز میں خشوع، اطمینان اور ترتیل قرآن ضروری ہے۔ بخاری و مسلم میں حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ آپﷺ رمضان اور دیگر مہینوں میں گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے.....''

❷ سعودی عرب کی فتویٰ کونسل کا فتویٰ

"صلاة التراويح سنة سَنَّها رسول الله ﷺ، وقد دلَّت الأدلة على أنه ﷺ ما كان يزيد في رمضان ولا في غيره على إحدى عشرة ركعة"

(فتاوٰى اللجنة الدائمة : ۷/ ۱۹٤)

''نماز تراویح رسول اللہﷺ کی سنت ہے، اور دلائل یہ بتاتے ہیں کہ آپﷺ رمضان اور اس کے علاوہ پورے سال میں گیارہ رکعات سے زیادہ نہیں پڑھتے تھے۔''

اس فتوے پر چار سعودی علما کے دستخط ہیں:

شیخ عبداللہ بن قعود، شیخ عبداللہ بن غدیان، شیخ عبدالرزاق عفیفی، شیخ ابن باز

❸ شیخ محمد بن صالح عثیمینؒ

"واختلف السلف الصالح في عدد الركعات في صلاة التراويح والوتر معها، فقيل: إحدى وأربعون ركعة، وقيل: تسع وثلاثون، وقيل: تسع

وعشرون، وقيل ثلاث وعشرون، وقيل: تسع عشرة، وقيل: ثلاث عشـرة، وقيل: إحدى عشرة، وقيل: غير ذلك، وأرجح هذه الأقوال أنها إحدى عشرة أوثلاث عشرة لما في الصحيحين عن عائشة رضى الله عنها...... وعن ابن عباس رضى الله عنهما قال: كانت صلاة النبي ﷺ ثلاث عشرة ركعة، يعنى من الليل (رواه البخاري) وفي الموطأ عن السائب بن يزيد رضى الله عنه قال: أمر عمر بن الخطاب رضى الله عنه أبي بن كعب وتميم الداري أن يقوما للناس بـإحدى عشرة ركعة"

(مجالس شهر رمضان: ص١٩)

''سلف صالحین نے نمازِ تراویح مع نمازِ وتر کی رکعات میں اختلاف کیا ہے، بعض نے اکتالیس، بعض نے اُنتالیس، بعض نے اُنتیس، بعض نے تیئیس، بعض نے اُنیس، بعض نے تیرہ اور بعض نے گیارہ رکعات بیان کی ہیں اور بعض نے ان اقوال کے علاوہ دوسری تعداد بھی نقل کی ہے، لیکن ان سب اقوال میں سے سب سے زیادہ راجح گیارہ یا تیرہ رکعات والا قول ہے، کیونکہ صحیحین (بخاری و مسلم) میں حضرت عائشہؓ نے گیارہ رکعات بیان کی ہیں، اور بخاری کی ایک اور روایت میں ابن عباسؓ نے تیرہ رکعات ذکر کی ہیں، اور موطأ امام مالک میں سائب بن یزید کا بیان ہے کہ حضرت عمرؓ نے اُبی بن کعب اور تمیم داری رضی اللہ عنہما دونوں کو گیارہ رکعات پڑھانے کا حکم دیا تھا۔''

سعودی علماء کے مندرجہ بالا اقتباسات سے معلوم ہوا کہ

① یہ علما نمازِ تراویح کی رکعات کے مسئلے میں حضرت عائشہؓ والی حدیث پر اعتماد کرتے ہیں، اوراس میں مذکور گیارہ رکعات سے وہ نمازِ تراویح کی گیارہ رکعات ہی مراد لیتے ہیں۔

② مسئلہ تراویح میں افضل یہ ہے کہ آپ ﷺ سے ثابت شدہ تعداد رکعات پر عمل کیا جائے، اور وہ ہے: گیارہ رکعات مع وتر

③ سعودی علما اسی بات کے قائل ہیں کہ حضرت عمرؓ نے بھی گیارہ رکعات ہی پڑھانے کا حکم دیا تھا۔

نوٹ: شیخ ابن عثیمینؒ نے جو تیرہ رکعات کا ذکر کیا ہے، دراصل ان میں دو رکعات وہ ہیں جنہیں آپ ﷺ نے ایک دومرتبہ وتر کے بعد پڑھا تھا، اور علما کا کہنا ہے کہ چونکہ آپ ﷺ

رات کے آخری حصے میں وتر پڑھتے تھے اور اس کے بعد فجر کی اذان ہوجاتی تھی، تو شاید آپؐ نے فجر کی دو سنتیں پڑھی تھیں، جنہیں ابن عباسؓ نے رات کی نماز میں شامل سمجھا، یا پھر آپ ﷺ نے وتر کے بعد یہ دو رکعات اس لئے پڑھی تھیں کہ وتر کے بعد بھی نفل نماز پڑھنے کا جواز باقی رہے۔ واللہ اعلم!

سعودی عرب کے ائمہ حرمین شریفین کے متعلق بھی یہ بات ہر ایک کو معلوم ہے کہ خانہ کعبہ میں دو امام تراویح پڑھاتے ہیں، ایک دس رکعات پڑھا کر چلا جاتا ہے، پھر دوسرا آتا ہے اور وہ بھی دس رکعات تراویح پڑھاتا ہے، علاوہ ازیں سعودی عرب کی دیگر جمیع مساجد میں آٹھ رکعات ہی پڑھائی جاتی ہیں جو اس بات کی دلیل ہے کہ سعودی علما بھی اسی موقف کو مستند سمجھتے ہیں کہ آٹھ تراویح ہی سنت اور افضل ہیں۔

محدث کے شمارۂ جولائی ۲۰۰۷ء میں بعض اغلاط کی تصحیح

- صفحہ نمبر ۱۹ کی سطر نمبر ۵ کا آخری لفظ رحمهم الله پڑھا جائے۔
- صفحہ نمبر ۴۴ کی سطر نمبر ۱۷ میں ولكم التوفيق والسداد پڑھا جائے۔
- صفحہ نمبر ۳ کے حاشیے میں مولانا ابوالحسن علی ندویؒ کا نام غلطی سے شائع ہوگیا ہے، روزنامہ نوائے وقت کے ایک مضمون سے یہ واقعہ اخذ کیا گیا تھا جو درست نہیں کیونکہ مولانا علی میاں تو ۳۱ر دسمبر ۱۹۹۹ء کو وفات پاچکے ہیں۔

صفحہ نمبر ۲۱ پر اشتہار 'ضرورتِ کتب برائے لائبریری' میں رابطہ کے لئے میاں بشیر احمد شاکر موبائل 0300-4461165 کا اضافہ کرلیں۔

محدث کے شمارۂ اگست ۲۰۰۷ء کے صفحہ نمبر ۱۹ پر قابل اصلاح الفاظ

① مُجْرٖىهَا ایک متواتر قراءت کے مطابق
② مُجْرَىٰ هَا دوسری متواتر قراءت (تقلیل) کے مطابق
③ مُجْرَےٰ هَا تیسری متواتر قراءت (امالہ) کے مطابق
④ مَجْرَےٰ هَا چوتھی متواتر قراءت (امالہ، روایتِ حفص) کے مطابق